ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

یوم دوشنبہ

جلد ۳۳ | ۱۹ ماہ امان ۱۳۲۴ ہش | ۴ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ | ۱۹ مارچ ۱۹۴۵ء | نمبر ۶۶

مدینۃ المسیح

کنری ۱۷ مارچ۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور کے اہل بیت بھی بخیریت ہیں۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا پھوڑا تو خدا تعالےٰ کے فضل سے مندمل ہو رہا ہے۔ مگر آج آپ کی طبیعت سردرد اور ضعف کے باعث علیل ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ؛

مسیح اور مہدی کے متعلق غور و فکر کرنے کا یہی وقت ہے

(از ایڈیٹر)

گزشتہ پرچہ میں یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچا دی گئی۔ کہ ضرورت زمانہ پکار پکار کر ایک مصلح اور مامور الٰہی کا مطالبہ کر رہی ہے۔ ادھر احادیث نبوی میں حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود کے آنے کی بشارات موجود ہیں۔ اور تفصیل کے ساتھ اس کی صداقت اور اسکی بعثت کے زمانہ کی علامات مذکور ہیں جو سب کی سب موجودہ زمانہ میں پوری ہو چکی ہیں۔ اس لحاظ سے یہی موقعہ اور یہی وقت ہے۔ جبکہ حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود کے متعلق بحث اور غور و فکر کیا جائے۔ خاصکر اس وجہ سے کہ خدا تعالےٰ کے ایک بندہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی زمانہ میں مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعوےٰ کیا۔ اور اپنی صداقت میں اس قدر دلائل اور اتنے آسمانی اور زمینی نشانات پیش فرمائے۔ کہ اکناف عالم کے لاکھوں انسان جن میں علم و فضل کے لحاظ سے اعلےٰ پایہ رکھنے والے افراد بھی موجود ہیں۔ آپ پر ایمان لا چکے ہیں۔ اور لاتے جا رہے ہیں پھر صرف مونہہ سے ہی ایمان لانے کا دعوےٰ نہیں کر تے۔ بلکہ اپنے عمل سے اس کا ثبوت دے کر رہے ہیں۔ اسلام کی خاطر ایسی جانی اور مالی قربانیاں پیش کر رہے ہیں کہ ساری اسلامی دنیا میں ان کی مثال نہیں مل سکتی ؛

ذیل میں آپ کی صرف ایک تصنیف "تحفہ گولڑویہ" سے نمونۃً چند اقتباسات آپ کے دعوے اور اس کے دلائل پر مشتمل پیش کئے جاتے ہیں ؛

(۱) آپ تحریر فرماتے ہیں ؛

"پہلی دلیل اس بات پر کہ میں ہی مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں یہ ہے۔ کہ میرا یہ دعوےٰ مہدی اور مسیح ہونے کا قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے۔ یعنی قرآن شریف اپنے نصوص قطعیہ سے اس بات کو واجب کرتا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے مقابل پر جو موسوی خلیفوں کے خاتم الانبیاء ہیں اس امت میں سے بھی ایک آخری خلیفہ پیدا ہوگا۔ تاکہ وہ اسی طرح محمدی سلسلۂ خلافت کا خاتم الاولیاء ہو۔ اور مجددانہ حیثیت اور لوازم میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی مانند ہو۔ اور اسی پر سلسلۂ خلافت محمدیہ ختم ہو۔ جیسا کہ حضرت مسیح علیہ السلام پر سلسلۂ خلافت موسویہ ختم ہو گیا ہے۔ تفصیل اس دلیل کی یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حضرت موسےٰ علیہ السلام کا مثیل ٹھہرایا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات کے بعد جو مسیح موعود تک سلسلۂ خلافت ہے۔ اس سلسلہ کو خلافت موسویہ کے سلسلہ سے مشابہ قرار دیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔ یعنے ہم نے یہ پیغمبر اسی پیغمبر کی مانند تمہاری طرف بھیجا ہے۔ کہ جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔ اور یہ اس بات کا گواہ ہے۔ کہ تم کیسی ایک سرکش اور متکبر قوم ہو۔ جیسے کہ فرعون متکبر اور سرکش تھا۔ یہ تو وہ آیت ہے۔ جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مماثلت حضرت موسےٰ علیہ السلام سے ثابت ہوتی ہے۔ لیکن جس آیت سے دونوں سلسلوں یعنے سلسلۂ خلافت موسویہ اور سلسلۂ خلافت محمدیہ میں مماثلت ثابت ہے۔ جس سے قطعی اور یقینی طور پر سمجھا جاتا ہے۔ کہ سلسلۂ نبوت محمدیہ کے خلیفے سلسلۂ نبوت موسویہ کے مشابہ و مماثل ہیں۔ وہ یہ آیت ہے۔ وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم الخ یعنے خدا نے ان ایمانداروں سے جو نیک کام بجا لاتے ہیں وعدہ کیا ہے جو ان میں سے زمین پر خلیفے مقرر کرے گا۔ انہی خلیفوں کی مانند جو ان سے پہلے کئے تھے۔ اب جب ہم مانند کے لفظ کو پیش نظر رکھ کر دیکھتے ہیں۔ جو محمدی خلیفوں کی موسوی خلیفوں سے مماثلت واجب کرتا ہے۔ تو ہمیں ماننا پڑتا ہے۔ جو ان دونوں سلسلوں کے خلیفوں میں مماثلت ضروری ہے۔ اور مماثلت کی پہلی بنیاد ڈالنے والا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے۔ اور مماثلت کا آخری نمونہ ظاہر کرنے والا وہ مسیح خاتم خلفائے محمدیہ ہے۔ جو سلسلۂ خلافت محمدیہ کا سب سے آخری خلیفہ ہے" (ص ۹۱-۹۲)

ان الفاظ سے ثابت ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا دعوےٰ کیا۔ اور اس کی تصدیق میں قرآن کریم کو پیش فرمایا۔ دعوےٰ اور اس کی یہ بنیاد اتنی بڑی اہمیت اور اتنا زیادہ وزن رکھتی ہے۔ کہ اسے سننے کے ساتھ ہی ہر مسلمان کہلانے والے کو بے تاب ہو جانا چاہیئے۔ اور تحقیقات میں لگ جانا چاہیئے۔ تا اگر مدعی اپنے دعوےٰ میں سچا ہے۔ تو اسے قبول کرنے سے محروم نہ رہے۔ علماء کا کام عام لوگوں سے بہت زیادہ اہم اور بہت زیادہ ذمہ وارانہ ہے۔ کیونکہ ان پر تمام لوگوں کی راہ نمائی کا فرض بھی عائد ہے۔ انہیں تو بہت زیادہ حزم و احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ نہ کہ سنی ان سنی کر کے خموش بیٹھ رہنا چاہیئے۔ اور اگر کوئی پوچھے بھی۔ تو اُسے خموش ہو جانے کی تلقین کرنی چاہیئے ؛

ذرا غور فرمایئے۔ جو انسان ساری دنیا کو ذیل کے الفاظ میں مخاطب فرمائے۔ بات بات پر ناقابل انکار دلائل اور واقعات پیش کرے۔ اور اپنے دعوے پر پہاڑ کی طرح جما ہوا ہو۔ اگر اس کے بارے میں بھی غور و فکر سے کام لینا۔ اس کی تحریرات کا ٹھنڈے دل سے اور صاف قلب سے مطالعہ کرنا اور تقوےٰ سے کام لے کر کسی نتیجہ پر پہنچنا ضروری نہیں۔ تو فرمایئے۔ اس سے زیادہ ضروری بات اور کیا ہو سکتی ہے ؛

فرماتے ہیں :-

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے شائع کیا۔

"یہ وہ ثبوت ہیں۔ جو میرے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے پر کھلے کھلے دلالت کرتے ہیں۔ اور اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ ایک شخص بشرطیکہ متقی ہو۔ جس وقت ان تمام دلائل میں غور کرے گا۔ تو اس پر روزِ روشن کی طرح کھل جائیگا۔ کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ انصاف سے دیکھو۔ کہ میرے دعوے کے وقت کس قدر میری سچائی پر گواہ جمع ہیں۔ (۱) زمین پر وہ مفاسد موجود ہیں۔ جنہوں نے اسلام اور مسلمانوں کی قریباً بیخ کنی کر دی ہے۔ اسلام کی اندرونی حالت ایسی نازک ہو رہی ہے۔ کہ دینِ مطہر ہزارہا بدعات کے نیچے دب گیا ہے۔ بارہ سو برس میں تو صرف تہتر فرقے اسلام کے ہو گئے تھے۔ لیکن تیرھویں صدی نے اسلام میں وہ بدعات اور نئے فرقے پیدا کئے۔ جو بارہ سو برس میں پیدا نہیں ہوئے تھے۔ اور اسلام پر بیرونی حملے اس قدر زور شور سے ہو رہے ہیں۔ کہ وہ لوگ جو صرف حالات موجودہ سے نتیجہ نکالتے ہیں اور آسمانی ارادوں سے ناواقف ہیں۔ انہوں نے رائیں ظاہر کر دیں۔ کہ اب اسلام کا خاتمہ ہے۔ ایسا عالیشان دین جس میں ایک شخص کے مرتد ہونے سے بھی شور قیامت قوم میں برپا ہوتا تھا۔ اب لاکھوں انسان دین سے باہر ہوتے جاتے ہیں۔ اور صدی کا سر جس کی نسبت یہ بشارت تھی۔ کہ اس میں مفاسد موجودہ کی اصلاح کے لئے کوئی شخص امت میں سے مبعوث ہوتا رہے گا۔ اب مفاسد تو موجود ہیں۔ بلکہ نہایت ترقی پر مگر بقول ہمارے مخالفوں کے ایسا شخص کوئی مبعوث نہیں ہؤا۔ جو ان مفاسد کی اصلاح کرتا۔ جو ایمان کو کھاتے جاتے ہیں۔ اور صدی میں سے قریباً پانچواں حصہ گذر بھی گیا گویا ایسی ضرورت کے وقت میں یہ پیشگوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خطا گئی۔ حالانکہ یہی وہ صدی تھی۔ جس میں اسلام غریب تھا۔ اور سراسر آسمانی تائید کا محتاج تھا۔ اور یہی وہ صدی تھی۔ جس کے سر پر ایسا شخص مبعوث ہونا چاہیئے تھا۔ جو عیسائی حملوں کی مدافعت کرتا۔ اور صلیب پر فتح پاتا۔ یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہو۔ کہ مسیح موعود ہو کر آتا۔ اور کسرِ صلیب کرتا۔ سو خدا نے اس صدی پر یہ طوفان ضلالت دیکھ کر اور اسقدر روحانی موتوں کا مشاہدہ کر کے کیا انتظام کیا۔

کیا کوئی شخص اس صدی کے سر پر صلیبی مفاسد کے توڑنے کے لئے پیدا ہؤا؟ اس میں کیا شک ہے۔ کہ مرکز ضلالت ہندوستان تھا۔ کیونکہ اس ملک میں صدہا مذاہب فاسدہ اور ہزارہ بدعات مہلکہ جن کی نظیر کسی ملک میں نہیں پیدا ہو گئے۔ اور آزادی نے جیسا کہ بدی کے لئے راہ کھولی۔ ایسا ہی نیکی کے لئے بھی۔ لیکن چونکہ بدی کے مواد بہت جمع ہو رہے تھے۔ اس لئے پہلے پہل بدی کو ہی اس آزادی نے قوت دی۔ اور زمین میں اس قدر خاروخسک پیدا ہؤا۔ کہ قدم رکھنے کی جگہ نہ رہی۔ ہر ایک عقل جو صاف اور پاک اور روح القدس سے مدد یافتہ ہے۔ وہ سمجھ سکتی ہے۔ کہ یہی زمانہ مسیح موعود کے پیدا ہونے کا تھا۔ اور یہی صدی اس لائق تھی۔ کہ اس میں وہ عیسیٰ ابن مریم مبعوث ہوتا۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۶۶ تا ۱۶۸)

دو ہی حوالوں سے مضمون بڑھ گیا۔ مگر سوچنے اور غور کرنے والے کے لئے یہی کافی ہیں۔ ہاں ایک بات اور پیش کی جاتی ہے۔ اور وہ یہ کہ دلائل اور براہین کے علاوہ اور نشانات و معجزات کے ماسوا حضرت مرزا صاحب نے ایک اور رنگ میں بھی اپنی صداقت پیش فرمائی ہے۔ اور وہ ایسا رنگ ہے۔ جسے دیکھ کر خوف خدا رکھنے والے ہر انسان کو کانپ جانا چاہیئے۔ آپ نے خدا تعالیٰ کو اپنے دعویٰ کی صداقت کے لئے پیش فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک موقع پر آپؑ فرماتے ہیں:۔

"میں اس خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر لکھتا ہوں۔ جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ کہ میں وہی مسیح موعود ہوں۔ جس کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان احادیث صحیحہ میں خبر دی ہے۔ جو صحیح بخاری اور مسلم اور دوسری صحاح میں درج ہیں۔ وکفیٰ باللہ شہیداً" (فتاویٰ حضرت مسیح موعودؑ صفحہ ۱۹)

یہ حلف بدن پر لرزہ طاری کر دینے والا ہے۔ حلف اٹھانا کوئی معمولی بات نہیں۔ یہ آپ کے دعویٰ کی طرف متوجہ کرنے اور ہر قسم کی جنبہ داری سے الگ ہو کر اس پر غور کرنے اور نیک نیتی کے ساتھ کسی نتیجہ پر پہنچنے کے لئے کافی ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے اصلاحِ مخلوق کے لئے مبعوث ہونے والوں کا انکار ہر حالت میں ہی خطرناک ہے۔ لیکن جو لوگ مدعی کے دعویٰ پر غور ہی نہ کریں۔ اُن کے دلائل نہ پڑھیں نہ سنیں۔ اور انکار پر اڑے رہیں۔ وہ بڑے مجرم اور بہت بڑی سزا کے مستحق اپنے آپ کو بناتے ہیں۔

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح

آگیا - آگیا - امام امام
ہم ہیں وابستہ جن کے دامن سے
فیضِ ساقی سے ہم نے خوب ہی پی
واعظِ شہر بک گیا کیا کچھ
نیچی ڈاڑھی یہ جُبّہ و دستار
دورِ ساقی میں ہو گئی ارزاں
ماجعلنا کی ہے خلود پہ مُہر
وحیٔ حق کے اگر نہیں تابع
جن کے ہر کام میں ہے بے نظمی
صلح کے ساتھ لے لو آزادی

ہر طرف ہے صدا - سلام سلام
ان کو ہے مژدہ خرام خرام
شیخ کہتا رہا حرام حرام
ہم نہ بولے بجز سلام سلام
بچ کے رہنا کہ یہ تو دام ہے دام
ہم چڑھاتے ہیں خوب جام پہ جام
رٹ لگائی ہے کیا؟ دوام دوام
عقل پختہ نہیں ہے خام ہے خام
ان زبانوں پہ ہے نظام نظام
تا نہ کوئی کہے غلام غلام

تو بھی تیار رہ دلِ اکمل
وہ پکارینگے سب کو نام بنام

تحریک جدید اور ترجمۃ القرآن

(۱) ہر وہ احمدی جو تحریک جدید کے دس سالہ جہاد میں شامل نہ تھا۔ وہ اب شامل ہو کر پہلے سال کا وعدہ اپنی ایک ماہ کی آمد دیکر کر سکتا ہے۔ فوجی بھی خواہ کسی چھاؤنی میں ہوں۔ یا فیلڈ پر ایک ماہ کی آمد دیکر شامل ہو سکتے ہیں۔ جن فوجیوں نے دس سال کا چندہ دیا ہؤا ہے۔ وہ گیارھویں سال کا وعدہ کر سکتے ہیں۔

(۲) ترجمۃ القرآن میں بھی وہ لوگ شامل ہو سکتے ہیں۔ جنہوں نے اب تک اسمیں حصہ نہیں لیا۔

(۳) وہ جو گیارھویں سال کا وعدہ کر چکے یا دفتر دوم کے سال اول میں ایک ماہ کی آمد کا وعدہ لکھوا چکے ہیں۔ وہ اگر اپنا السابقون اولون کا حق لینا چاہیں۔ جس کے لینے کی ہر مومن کو کوشش کرنی چاہیئے۔ تو وہ اپنے وعدہ کی رقم ۱۵ اپریل تک مرکز میں داخل کر دیں۔ تا ان کا نام حضرت کے حضور دعا کے لئے پیش ہو۔

(۴) ترجمۃ القرآن کی رقوم بھی سو فی صدی مرکز میں داخل کرنے والوں کے نام دعا کے لئے حضرت کے حضور پیش کئے جائینگے۔

(۵) ترجمۃ القرآن کی مد میں لجنہ اماء اللہ کا وعدہ ۳۹۰۰۰ ہے۔ اور وصولی ۱۷۰۰۰ جو تمام حلقوں سے زیادہ ہے۔ ان کا وعدہ بھی حلقہ سرحد سے جس کا وعدہ ۶۰۰۰۰ لم ہے۔ دوسرے نمبر پر ہے۔ مگر روپیہ کی ادائیگی میں لجنہ اماء اللہ نمبر اول پر ہے۔ پس دوسرے حلقوں کو عورتوں سے آگے نکلنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

صوبہ سرحد کے احمدی احباب

احباب صوبہ سرحد نے جس کشادہ دلی کے ساتھ چندہ ترجمۃ القرآن و تحریک جدید میں حصہ لیا ہے۔ اگر وہ ۱۵ اپریل تک ادائیگی رقم کا بھی عزم بالجزم کر لیں۔ تو سابقون اولون میں داخل ہو کر دوہرے ثواب کے مستحق بن جائیں۔ مقامی انجمنوں کے کارکن وصولی چندہ میں خاص سعی فرمائیں تا ان کی جماعت کا سو فی صدی وعدہ تاریخ سے پہلے داخل ہو جائے۔ (مرزا غلام حیدر امیر پراونشل انجمن صوبہ سرحد)

وقف فنڈ پانچ کروڑ ہونا چاہیئے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "میں چاہتا ہوں۔ کہ وقف فنڈ پانچ کروڑ تک ہونا چاہیئے۔" خوش قسمت ہیں وہ جو حضور اقدس کی اس خواہش کو پورا کرنے والوں میں شامل ہوں۔ (انچارج تحریک جدید)

ملک شام کی اہمیّت تاریخ احمدیّت میں

اخبارات میں یہ خبر شائع ہو چکی ہے کہ شام اور دیگر ممالک عربیہ میں اسلامی شریعت آہستہ آہستہ ختم ہو رہی ہے۔ اور عرب ممالک کے مسلمان یہ چاہتے ہیں کہ جتنی جلدی ہو سکے مغربیت میں رنگین ہو جائیں۔ اور اسی جذبہ کے ماتحت وہ انگریزی زبان سیکھنے کی طرف بڑے جوش سے متوجہ ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں اور خصوصاً احمدی مسلمانوں کے لئے یہ خبر نہایت ہی تکلیف دہ ہے۔ اور ان کا فرض اولین ہے۔ کہ ان ممالک کو ہر ممکن طریق سے مغربیت میں رنگین ہونے سے محفوظ رکھنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ یہ وہ ممالک ہیں۔ جن سے ہمیں دین ملا۔ اور ان کا ہم پر احسان عظیم ہے۔ اور اس احسان کی بدلہ ہم اسی صورت میں اتار سکتے ہیں۔ کہ اب جبکہ وہ صحیح اسلامی تعلیم سے محروم ہو چکے ہیں۔ ہم صحیح اسلامی تعلیم ان کے سامنے رکھیں۔

احمدی نوجوانوں کو ملک شام اور ممالک عربیہ کو اس ہلاکت سے بچانا اس لئے بھی ضروری ہے۔ کہ ملک شام تاریخ احمدیت میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

یدعون لک ابدال الشام وعباد اللّٰہ من العرب (تذکرہ صفحہ ۱۳۱) کہ شام کے ابدال اور بزرگ لوگ اور ممالک عربیہ کے بندے تیرے لئے دعا کرتے ہیں اور دعا کریں گے۔ اس الہام میں اللہ عزوجل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بشارت دی ہے۔ کہ (۱) جماعت احمدیہ سے کوئی ایسا کام ہوگا۔ کہ ملک شام کے لوگ خصوصاً اور ممالک عربیہ کے لوگ عموماً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ہمیشہ کے لئے دعا گو رہیں گے (۲) اس کام کا اثر یہ ہوگا۔ کہ ایسے لوگ شام اور ممالک عربیہ میں پیدا ہوں گے جو ابدال اور بزرگ ہوں گے۔ اور اللہ کے بندے کہلائیں گے اور دنیائے فانی سے اپنا منہ موڑ کر خدا کے دین کی خدمت کے لئے کمربستہ ہو جائیں گے۔

یہ وہ بشارت ہے جو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے ہمیں دی۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ یہ خدا کی بات ہے۔ اور پوری ہو کر رہے گی۔ لیکن اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو موقعہ دیتا ہے۔ کہ وہ اس کی رضا حاصل کریں۔ میرے خیال میں شام اور ممالک عربیہ کا مغربیت میں رنگین ہونے کے لئے تیار ہونا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لائی ہوئی تعلیم سے ان کے محفوظ رہنے کی پیشگوئی اس الہام میں پائی جاتی ہے۔ ایس احمدی نوجوانوں کو اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اور خدا کے وعدے پر یقین رکھتے ہوئے اس نازک وقت میں اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے

پھر ہمارے سلسلہ کے متعلق ایک مشہور پیشگوئی ہے۔ اور وہ اس کثرت سے اخبار "الفضل" میں شائع ہو چکی ہے کہ اس کو ہر چھوٹا بڑا جانتا ہے۔ اور وہ پیشگوئی یحییٰ بن عقب رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ جو شمس المعارف صفحہ ۳ میں منظوم طور پر پائی جاتی ہے۔ اس پیشگوئی میں آخری زمانہ کے احوال اور مسیح موعودؑ کی بعثت کی خبر دی گئی ہے۔ اور اسی ضمن میں لکھا ہے ؎

ومحمود سیظھر بعد ھذا
ویملک الشام بلا قتال
وتطیع لہ حصول الشام جمعاً
وینفق مالہ فی کل حال

کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد ان کے ایک جانشین ہوں گے۔ جن کا نام محمود ہوگا اور وہ ملک شام کے فاتح ہوں گے۔ اور شام کو بغیر جنگ ظاہری کے فتح کریں گے۔ اور اس فتح کے بعد ملک شام اسلام کی خدمت کے لئے اور اپنے فاتح کی مدد کے لئے کمربستہ ہو جائیگا اور ہر طرح مالی اور جانی قربانی کریگا۔

اس پیشگوئی کی تشریح کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس کے الفاظ اتنے واضح ہیں۔ کہ پڑھنے والا ان کا مطلب سمجھ سکتا ہے۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ یہی وہ زمانہ ہے۔ جس میں مقدر ہے کہ ہمارے پیارے امام مصلح موعود کے ہاتھ پر ملک شام فتح ہو۔ اس پیشگوئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کو ملا کر یہ بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے۔ کہ ملک شام تاریخ احمدیت میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔

کیونکہ وہاں سے دین کے حامی پیدا ہونے کی خوشخبری دی گئی ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس مشاورت کے موقعہ پر فرمایا تھا۔ کہ شام کی جماعت کی طرف سے یہ مطالبہ آیا ہے کہ چونکہ وہاں لوگ انگریزی پڑھنے کی طرف راغب ہو رہے ہیں۔ اس لئے وہاں گریجوایٹ بھجوائے جائیں۔ چنانچہ حضور نے جماعت سے مطالبہ فرمایا۔ کہ جو گریجوایٹ شام جانا چاہتے ہوں۔ وہ اپنے نام پیش کر دیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس فرمان اور مندرجہ بالا دو پیشگوئیوں کے پیش نظر میں جماعت کے تمام نوجوانوں سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ خدا کی موعود سرزمین کو حاصل کرنے کے لئے اپنے امام کی آواز پر لبیک کہیں۔ اور اس کثرت سے شام میں جائیں۔ کہ وہاں فوری طور پر ایسا تغیر پیدا کریں کہ ملک شام بجائے مغرب کی طرف قدم اٹھانے کے اسلام کی طرف بڑھے۔

خاکسار:۔ نور الحق واقف زندگی

آگرہ میں چند احمدیوں پر احرار کا حملہ اور دوکان کو آگ لگانے کی کوشش

حال ہی میں جب مجلس احرار آگرہ کو ساندھن (ضلع آگرہ) میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ تو اس نے اپنے تیر آگرہ کی مختصر جماعت احمدیہ پر برسانے شروع کر دیئے۔ اور طرح طرح سے احمدیت کی مخالفت میں پبلک کو اکسایا۔ بانی سلسلہ احمدیہ پر اتہامات لگا کر عوام کو اشتعال دلایا۔ یہاں تک کہ ۵ ر اپریل ۱۹۴۵ء کو ایک احمدی دوست کی دوکان پر بغیر کسی اطلاع کے بحث و مباحثہ شروع کر دیا۔ جس سے ان کی غرض یہ تھی۔ کہ احمدیوں کو جانی و مالی نقصان پہنچایا جائے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی فضل الدین صاحب مبلغ نے قرآنی آیت ومن یطع اللہ والرسول فاؤلئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین کی تفسیر کرتے ہوئے بیان کیا کہ خدا تعالےٰ نے مومنوں سے وعدہ کیا ہے کہ اگر تم اطاعت کروگے اللہ کی اور اسکے رسول کی تو تم انعام یافتہ گروہ میں سے ہوگے یعنی نبی۔ صدیق۔ شہید اور صالح۔ اور خیر امت اسی صورت میں ہو سکتی ہے۔ جب اس میں نبی۔ صدیق۔ شہید اور صالح ہوں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمرؓ شہید اور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ صالح۔ آیت کی تصدیق کے لئے کافی وافی ہیں۔ اسی طرح خدا تعالےٰ نے چوتھا یعنی نبوت کا انعام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر پورا کر کے بتلا دیا۔ کہ یہی امت خیر امت ہے۔ جس کی نظیر کسی دوسری امت میں نہیں پائی جاتی۔ اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا بھی یہ ایک بین ثبوت ہے۔

ہر بر سر عام مناظرہ میں ہماری طرف سے تو قرآن اور حدیث کی رو سے دلائل دیئے جا رہے تھے۔ اور ساتھ ہی ہم واضح نظریہ رکھتے چلتے تھے۔ کہ قرآن شریف ہم دونوں کے لئے حجت ہے۔ مگر فریق مخالف یعنی احرار جواب میں قرآن اور حدیث کو ایک طرف پھینک کر اور اخلاق و تہذیب کو درکنار رکھ کر بدزبانی پر اتر آئے تھے۔ چونکہ اس مناظرہ سے احرار کا مقصد یہ تھا۔ کہ کسی طرح پبلک کو اشتعال دلا کر احمدیوں کو گزند پہنچایا جائے۔ اس لئے جب احرار کو دلائل و براہین کے لحاظ سے اپنی کمزوری کا احساس ہوا۔ تو انہوں نے مولوی فضل الدین صاحب اور دیگر احمدی دوستوں پر حملہ کر دیا۔ ایک طرف تو صرف پانچ احمدی اور دو بچے اور دوسری طرف کم و بیش پانچ سو غیر احمدیوں کا مجمع تھا۔ مگر خدا تعالےٰ نے حفاظت کی۔ اور ہم دوکان کے اندر محفوظ ہو گئے۔ سوائے ایک دوست کے جو اس گھما گھمی میں باہر رہ گئے۔ اور جنہیں مخالفین نے زدوکوب کیا بہت ممکن تھا کہ جان سے ہی مار دیتے۔ لیکن ایک غیر احمدی نے بچا لیا۔ اسی دوران میں مخالفین نے دوکان کے دروازوں کو توڑنا شروع کر دیا۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ وہ آگ لگا دینا چاہتے ہیں۔ اس دوکان کو جس میں احمدی بند تھے۔ حسن اتفاق سے دو مہمان جو سلسلہ تجارت یہاں آئے ہوئے تھے۔ اور کسی وجہ سے اس مجمع سے پہلے ہی نکل آئے تھے۔ انہوں نے فوراً جا کر علاقہ کے نائب انسپکٹر پولیس جناب اختر حسین صاحب کو اطلاع دی اور انہوں نے پولیس کو جناب عبدالمالک صاحب کی

صحابہ کرامؓ کے فضائل

(۳)

گذشتہ مضمون میں اذیقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی مصاحبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور خدا تعالیٰ کی معیت اور قول انت الصدیق (تفسیر قمی) سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صدیقیت ثابت کی جاچکی ہے۔ مزید حوالجات کتب شیعہ سے پیش کئے جاتے ہیں

۳۔ خلاصۃ المنہج کاشانی میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے۔

"ثانی اثنین درحالتے کہ دوئیم دو بود یعنی با او نبود مگر یک کس کہ ابوبکر بود اذھما دقتے کہ او و ابوبکر فی الغار در غار بودند...... پس پیغمبر شب پنج شنبہ در شہر مکہ امیر المومنین را بر جائے خود بخوابانید وخود از خانہ ابوبکرؓ برفاقت او درمیان شب بیرون آمدہ...... از عروہ روایت است کہ ابوبکرؓ را گوسفندے چند بود (بعد از) نماز شام عامر بن فہیرہ آن گوسفنداں را دراں غار راندی وایشاں از شیر گوسفنداں خوردندی اذیقول چوں گفت پیغمبر لصاحبہ وصاحب خود را لاتحزن اندوہ مخور ان اللہ معنا بدرستے کہ خدائے با با ما است یار ونصرت دہد بر دشمناں وما را نگہ دارد از شر ایشاں" یعنی جب کہ آپ دو میں دوسرے تھے یعنی آپؐ کے ساتھ سوائے ایک فرد ابوبکرؓ کے اور کوئی نہ تھا۔ اذھما جب کہ آپؐ اور ابوبکرؓ فی الغار غار میں تھے..... آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعرات کی رات کو حضرت علیؓ کو اپنی جگہ پر لٹا کر خود حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ ان کے گھر سے (بارادہ ہجرت) آدھی رات کے وقت باہر نکلے ...عروہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ کی چند بکریاں تھیں نماز شام کے بعد حضرت ابوبکرؓ کا غلام عامر بن فہیرہ ان بکریوں کو غار میں لاکر آپ کو دودھ پلاتا۔ اذیقول۔ جب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے لصاحبہ اپنے دوست کو لاتحزن غمگین مت ہو۔ ان اللہ معنا یقیناً اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ ہمیں دشمنوں سے بچائے گا۔ اور ان پر غلبہ عطا فرمائیگا۔

اس روایت سے یہ ثابت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بنفس نفیس حضرت ابوبکرؓ کے گھر تشریف لے گئے اور وہاں سے دونوں نے آدھی رات کے وقت مکہ چھوڑ اور غار میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان کہ "خدائے با با ما است یار ونصرت دہد بر دشمناں و ما را نگہ دارد از شر ایشاں"۔ خاص طور پر حضرت ابوبکرؓ کا ایمان واخلاص ثابت کرتا ہے۔ پس صاحب مجلس المومنین قاضی نور اللہ صاحب شوستری کا یہ اعتراض معیت حضرت ابوبکرؓ کے متعلق لاینی ہے۔ کہ" ابوبکر از منافقین بود و برخلاف امر مقدس نبوی در اثناء راہ استناد وحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد زجر شدید او را ہمراہ گرفت" یعنی حضرت ابوبکرؓ منافقوں میں سے تھے۔ اور آنحضرتؐ کے حکم کے بغیر ہی راستہ میں آ کھڑے ہوتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو بعد زجر شدید اپنے ہمراہ لے لیا۔

اس روایت کی لغویت اس کے الفاظ سے بھی ظاہر ہے۔ اور معترض کے انتہائی تعصب اور کور باطنی کا ثبوت ہے۔ عقلاً بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس خطرہ کے وقت حضرت ابوبکرؓ کو اپنے ساتھ لے جانا درست نہیں ٹھہر سکتا۔ جب کہ ایک منافق کے متعلق ہر وقت افشاء راز کا خوف دامنگیر رہے۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ عجیب قسم کے منافق تھے کہ بجائے کفار کے ساتھ مل کر آپؐ کو گرفتار کرانے اور حسد وکینہ کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے جو ایک منافق کا لازمہ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت اختیار کی اور اپنی جان کو بھی ہلاکت میں ڈالا۔ کیا منافقوں کا سلوک نبی کے ساتھ یہی ہوتا ہے؟ یہ صفات تو خدا تعالیٰ نے مومنین کی قرآن کریم میں بیان فرمائی ہیں۔ کہ النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم (احزاب) یعنی مومن اپنے نفس پر نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور ہر ضرورت کے موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضرورت کو مقدم رکھتے ہیں۔ اگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منافق تھے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان کے ساتھ اس قدر رشتہ محبت واتحاد و یگانگت قائم رکھنا اور ہر موقعہ میں یہاں تک کہ انتہائی رازداری کے امور میں ان کو اپنا رازدار بنانا اور ان کو انت الصدیق کا لقب عطا فرمانا ان احکام الٰہی کے صریح خلاف نہیں۔ جن میں منافقوں کے ساتھ قطع تعلق کا حکم دیا گیا ہے۔ اس طرح کیا ایک معترض کی نظر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک پر یہ اعتراض وارد نہیں ہوتا کہ جس قدر قرآن مجید میں ان سے قطع تعلقات کا ارشاد ہوا ہے۔

چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یاایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم وماوٰھم جھنم وبئس المصیر اے نبی کافروں اور منافقوں کے ساتھ جہاد کر اور ان پر سختی کر اور (آخرت میں بھی) ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ (جو کہ) بری ہے ٹھہرنے کی جگہ۔ اور خدا تعالیٰ نے منافقوں کے لئے استغفار سے بھی منع فرمایا ہے۔ ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ انھم کفروا باللہ ورسولہ وماتوا وھم فاسقون۔ یعنی اے نبی اگر ان منافقوں میں سے کوئی مر جائے تو ان کا جنازہ نہ پڑھ اور نہ ہی ان کے لئے دعا کر (اس لئے کہ) انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا کفر کیا اور وہ مرے ہیں (بوجہ ایمان سے پھر جانے کے) فاسقانہ حالت میں۔ اس سے بھی زیادہ تاکیدی الفاظ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لئن لم ینتہ المنافقون والذین فی قلوبھم مرض والمرجفون فی المدینۃ لنغرینک بھم ثم لایجاورونک فیھا الا قلیلا ملعونین اینما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلا سنۃ اللہ فی الذین خلوا من قبل ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا (احزاب) اگر منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے۔ اور جو مدینہ میں لوگوں کو جھوٹی خبریں سنا کر ابھارتے ہیں۔ ان حرکات سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں (اے نبی) ان کے خلاف اٹھائینگے پھر وہ مدینہ میں تیرے قریب ٹھہرنے نہیں پائینگے۔ یہ لوگ ملعون ہیں جہاں ملیں پکڑ کر خوب قتل کئے جائیں منافقوں کے متعلق سنت الٰہی یہی ہے گذشتہ امم میں بھی ان کے ساتھ یہی برتاؤ رہا ہے۔ (اور اب بھی) تو اس سنت الٰہی میں کبھی تبدیلی نہیں پائیگا۔

گویا انبیاء پر منافقوں کے خلاف جہاد کرنا واجب ہے۔ اور وہ لوگ اس قابل نہیں کہ نبی کے جوار میں رہ سکیں۔ وہ ملعون ہوتے ہیں۔ جہاں ملیں ان کو قتل کر دینا چاہئے۔ یہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں نہیں بلکہ شروع سے سنت الٰہی یہی ہے برخلاف اس کے اصحاب ثلاثہ کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلوک نہایت ہی شفقت آمیز تھا آپ نے ان کے ساتھ رشتہ داریاں قائم کیں اور ہر معاملہ میں ان کو مقدم رکھا اور ان کو قتل کرنا تو کجا بلکہ ان میں سے ایک کو یکے بعد دیگرے اپنی دو صاحبزادیاں بیاہ دیں۔ اور نہ صرف یہ کہ وہ آپ کی زندگی میں آپ کے جوار مبارک سے سرفراز ہوئے بلکہ مرنے کے بعد بھی آپ کے جوار میں ہی جگہ ملی۔

دراصل قدرت الٰہی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان کے ساتھ حسن سلوک کا بھی یہی منشا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں آپ کے قدموں میں سب کچھ نثار کرنے والے احباب بعد الموت بھی یہی نمونہ پیش کریں معلوم ہوا کہ وہ ایمان کے انتہائی درجہ پر پہنچے ہوئے تھے۔ اسی لئے زندگی اور موت ہر دو حالات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب میں جگہ پائی اگر وہ منافق ہوتے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ جہاد کرتے اور وہ مدینہ میں کبھی ٹھہر نہ سکتے۔

خاکسار خورشید احمد شاد واقف زندگی

خُدا سے لو لگانا چاہیئے

محفل جاناں میں آنا چاہیئے
پھر خدا سے دل لگانا چاہیئے

ہو اگر مطلوب عمرِ جاوداں
نفسِ سرکش کو مٹانا چاہیئے

ہیچ ہیں لذاتِ دنیائے دنی
بس خُدا سے لو لگانا چاہیئے

کہہ رہی ہے آرزوئے وصلِ دوست
اپنی ہستی کو مٹانا چاہیئے

قادیاں ہے واقعی دارالاماں
سب کو یہ قول آزمانا چاہیئے

آتش دوزخ سے بچنا ہو اگر
خوف کے آنسو بہانا چاہیئے

حشر کے دن سرفرازی کے لئے
عجز سے گردن جھکانا چاہیئے

رحم آخر آ ہی جائے گا کبھی؛
حالِ دل اُن کو سنانا چاہیئے

ہو لبوں تک ہی تو پھر کیا ہے عشق
عشق کا دل میں ٹھکانا چاہیئے

خاکسار سید شفیق الحسن عابد

ہندوستان کا مستقبل اور نوجوان

موجودہ حالات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر اب بھی ہندوستان کا نوجوان خواب غفلت سے نہ جاگا۔ تو اسکی قسمت میں یقیناً ٹھوکریں لکھی ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ جنگ کے بعد ہندوستانی جوان کیا کرے گا۔ موجودہ جنگ نے جہاں بیکاری کو دور کیا ہے۔ وہاں بیکاری کے سامان بھی پیدا کر دیئے ہیں۔ اس لئے ابھی سے سوچنا چاہیئے۔ کہ ہمیں کیا کرنا ہوگا۔ وہ ہندوستان جس کے سینہ میں کئی خزائن مدفون ہیں۔ وہ ہندوستان جس کی مٹی نے ہمیشہ سونا اگلا ہے۔ اس ملک کے نوجوان فکر معاش میں سرگردان ہوں حیرت کی بات ہے اگر غور کیا جائے۔ تو قصور ہمارا ہی ہے۔ کیا کبھی ہم نے اس پر غور کیا۔ کہ ہم باقی ملکوں کے دست نگر کیوں ہیں؟ ہمارا ملک ہر بات میں دوسروں کا محتاج کیوں ہے؟ یہ ایک سوال ہے جسے آج تک ہم حل نہ کر سکے۔ چونکہ ہندوستان ایک زراعتی ملک ہے۔ اس لئے سب سے پہلے ہم ہندوستان کے کسان کو لیتے ہیں۔

ہندوستانی کسان

ہندوستان میں آبادی کے لحاظ سے ستر فی صدی لوگ دیہات میں آباد ہیں۔ اور کاشتکاری ان کا پیشہ ہے۔ ہندوستانی کسان کوئی اچھا کاشتکار نہیں۔ بجلی اور بھاپ سے وہ بالکل ناواقف ہے۔ وہی پرانے آلات اسکی پونجی ہیں۔ ہندوستان کی تہذیب ابھی تک کھیتوں میں سوئی پڑی ہے۔ جب تک ہندوستان کا کسان جاہل ہے۔ تب تک ہندوستان کا مستقبل بھی شاندار نہیں ہو سکتا۔ اول تو حکومت کو ہی اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ دیہات سدھار سکیم کسی حد تک کامیاب ضرور ہے۔ لیکن اس کا وجود آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ تیس چالیس گاؤں کے درمیان کم از کم ایک زراعتی سکول ہونا چاہیئے۔ جہاں بچوں کو نئے اور مفید ہتھیاروں سے آگاہ کیا جائے۔ ہندوستانی کسان سال میں صرف چھ ماہ کام کرتا ہے۔ وقت کی قیمت کا اسے اندازہ نہیں۔ زراعتی سکول کے ساتھ ہی ایک صنعتی سکول بھی ہو۔ جہاں فارغ لوگوں کے لئے مختلف کام ہوں۔ اس قسم کے سکول ہندوستان کے لئے اتنا کپڑا پیدا کر سکتے ہیں۔ کہ ہم باقی ملکوں کے محتاج نہیں رہ سکتے۔ ابتدا میں گو مشکلات ضرور ہوں گی۔ لیکن صرف چند ہی سالوں میں ہندوستان کے دیہات کا نقشہ بدل سکتا ہے۔ قدرت نے بہترین فضاء کسانوں کو دی ہے۔ لیکن کتنے بدقسمت ہیں وہ جو کہ باوجود ان سہولتوں کے گندے اور تنگ مکانوں میں رہتے ہیں ہندوستان کے نوجوانوں کے لئے یہ دعوت عمل ہے۔ اگر وہ ہندوستان کے مستقبل کو شاندار دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو کسی سرمایہ کی ضرورت نہیں کسی الاؤنس کی ضرورت نہیں۔ ہندوستانی کسان مہمان نواز ہے۔ چند نوجوان ہی جو اپنے دل میں کام کرنے کی تڑپ رکھتے ہوں۔ یہ کام بخوبی سرانجام دے سکتے ہیں۔ تاریخ تبلاتی ہے کہ بعض حالات میں ایک شخص کی ہمت نے ہی نقشہ بدل دیا۔ تو کیا ہندوستان کے چند باہمت نوجوان ہندوستان کی تقدیر نہیں بدل سکتے؟

تجارت

اس کے بعد میں ہندوستانی تاجر کو لیتا ہوں۔ تجارت کی ترقی قوم کی سیاسی ترقی ہے۔ امریکہ کی حیرت انگیز ترقی کا سب سے بڑا سبب تجارت ہے۔ کوئی پیشہ ور تاجر کے برابر مالدار نہیں۔ تجارت ہی سے جفاکشی۔ کفایت شعاری دیانتداری اور عالی حوصلگی کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ جس کے بغیر انسان کسی کام کو مضبوطی کے ساتھ نہیں کر سکتا۔ ہندوستان کی تجارت آج کل ہندوؤں کے ہاتھ میں ہے۔ مسلمانوں کی حالت قابل رحم ہے۔ اول تو وہ تجارت کو ذلیل پیشہ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ انہیں یہ علم نہیں۔ کہ ہمارے آقا سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تجارت کو اپنایا۔ وہ دنیا کا رہبر جس نے ہمیں اسلام جیسا مذہب دیا۔ اگر وہ تجارت کر سکتے ہیں۔ تو یقیناً یہ ایک معزز پیشہ ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو تجارت کے نشیب و فراز سے آگاہ کر کے ان کے دل میں تجارت کا شوق پیدا کریں۔ اس کے لئے اگر تھوڑے سے سرمایہ سے ٹریننگ کے لئے سکول کھولے جائیں۔ تو بہت مفید رہیں گے۔

ملازمت

اس کے بعد میں ملازمت کو لیتا ہوں۔ ہر وقت رنج و فکر دامنگیر رہتا ہے۔ افسر کا خوف غیر حاضری کا ڈر۔ جرمانے کا خدشہ پیچھا نہیں چھوڑتا۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ موجودہ تعلیم نے ابھی تک کوئی اچھے مفکر پیدا نہیں کئے۔ تعلیم نے ایسے نوجوان پیدا نہیں کئے۔ جو قوم کی رہنمائی کر سکیں۔ ہاں البتہ تیس روپے کے کلرک بہت پیدا کئے ہیں۔ غریب کلرک زمین کا بوجھ نہیں تو اور کیا ہیں۔ کلرک کی زندگی کس رنگ میں گذرتی ہے۔ اس کا اندازہ اس کے کمزور اور نحیف بچوں کی چیخ و پکار سے لگایا جا سکتا ہے

دستکاری

کاشتکاری اور دستکاری بہن بھائی ہیں۔ پرانی غلامی نہیں۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر ہندوستان کا کاشتکار دستکار بھی ہو۔ کاشتکار زمین میں تصرف کرتا ہے۔ اور دستکار لکڑی لوہا اور کپاس وغیرہ کو اپنی ہنرمندی سے بنا سنوار کر دوسرے لوگوں کے ہاتھ خاطرخواہ فائدے پر فروخت کرتا ہے۔ کاشتکار اہل حرفہ کا محتاج ہے۔ لیکن اگر ہندوستان کا کسان چھ مہینہ فارغ بیٹھنے کی بجائے دستکاری شروع کر دے۔ تو پھر محتاجی کس کی۔ قدیم زمانہ میں ہندوستانی صنعت و حرفت شہرہ آفاق تھی۔ ڈھاکہ کی باریک ململ دنیا بھر میں مشہور تھی۔ مگر آج ہمارے نوجوان اپنے ہاتھ سے کام کرنا گناہ سمجھتے ہیں۔ یہ کتنی بڑی بھول ہے۔ اگر اب بھی ہم نہ سنبھلے تو یقیناً ہم بہت پیچھے رہ جائیں گے۔ یورپ نے جو ترقی کی۔ صرف صنعت و حرفت کی بدولت۔ مگر ہم یہ سمجھتے ہیں۔ کہ موچی اور لوہار ذلیل لوگ ہیں۔ کیا باٹا کمپنی کا مالک ایک ترقی یافتہ موچی نہیں۔ اور کیا ٹاٹا کمپنی کا مالک ترقی یافتہ لوہار نہیں؟ اگر ہمارے فکر کی پرواز بھی اتنی بلند ہوتی۔ تو ہماری کبھی یہ خستہ حالت نہ ہوتی۔ اب بھی وقت ہے۔ اگر صبح کا بھولا شام کو گھر آ جائے۔ تو اسے بھولا نہیں کہنا چاہیئے۔ اور احمدی نوجوانوں کو تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے پیش پیش ہونا چاہیئے۔ اور اگر دل میں ایمان اور اپنے اوپر بھروسہ ہے۔ تو وہ دن دور نہیں۔ جب ہندوستان کو ایسے نوجوانوں پر فخر ہوگا۔ اور ہندوستان کی سرزمین بھی فخر سے یہ کہہ سکے گی۔ ہاں یہی وہ نوجوان ہیں۔ جن پر میں بجا فخر کر سکتی ہوں۔

(محمد ادریس بی۔ایس۔سی قادیان)

میٹرک پاس احمدی طلباء کیلئے دینی تعلیم کے حصول کا موقعہ

حضرت امیر المؤمنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال جامعہ احمدیہ کے ساتھ ایک ایسی سپیشل کلاس کھولنے کی اجازت دی تھی۔ جس میں میٹرک پاس طلباء داخل کئے گئے۔ اس کلاس کا ایک سالہ نصاب حضور ایدہ اللہ بنصرہ کا مقرر فرمودہ ہے یہ تجربہ کامیاب ثابت ہوا۔ اور امسال اس کلاس کے سات طالبعلم امتحان میں کامیاب ہو کر جامعہ احمدیہ کے درجہ اولیٰ میں داخل ہو رہے ہیں۔ یہ طالبعلم اب چار سال میں جامعہ احمدیہ کا موجودہ کورس ختم کریں گے۔ انشاء اللہ۔ اور اس طرح میٹرک کے بعد صرف پانچ سال میں جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہو سکیں گے۔ اور اسی دوران میں عارضی انتظام کے ماتحت وہ پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کی سند بھی حاصل کر سکیں گے۔ جس کے بعد صرف انگریزی میں بی۔اے اور ایم۔اے کا امتحان دیا جا سکتا ہے۔ اب حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مزید ایک سال کے لئے اس سپیشل کلاس کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

اس منظوری کا اعلان کرتے ہوئے میں جماعت کے مخلصین سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ میٹرک پاس کرنے کے بعد اپنے بچوں کو دینی تعلیم کے لئے اور عربی زبان میں مہارت پیدا کرنے کی خاطر جامعہ احمدیہ میں داخل کرائیں۔ میٹرک کا نتیجہ شائع ہونے کے بعد دس دن تک اس سپیشل کلاس کا داخلہ جاری رہے گا۔ یاد رہے۔ کہ جامعہ احمدیہ میں تعلیم کی کوئی فیس چارج نہیں کی جاتی۔ ہوسٹل میں رہائش اور خوراک وغیرہ کے اخراجات کا اندازہ پندرہ روپیہ ماہانہ ہے۔ میرے نزدیک میٹرک پاس طلباء کے لئے یہ ایک نادر موقع ہے۔ اس ذریعہ سے وہ کم سے کم مدت میں دینی خدمت کے قابل بن سکتے ہیں۔ اور اگر وہ علمی ترقی ہی کرنا چاہیں۔ تو ان کے لئے بھی یہ ایک بہترین ذریعہ ہے۔ امید ہے۔ کہ اس سال میٹرک میں کامیاب ہونے والے طلباء خصوصیت سے اس طرف توجہ کریں گے۔ ایسا موقعہ شاید پھر نہ مل سکے۔ (خاکسار ابوالعطاء جالندھری پرنسپل)

وصیتیں

نوٹ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کیجاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے ۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۳۰۲ منکہ رسول بی بی زوجہ محمد شریف صاحب قوم ارائیں عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے ۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ مہر بذمہ خاوند دوسو روپیہ زیور طلائی کانٹے اور مندری ۱۴ ماشے ۔ ہار نقرہ دس تولہ قیمتی ۱۲/- روپے ۔ پہنچیاں نقرہ قیمتی چار روپے سرودیاں دس روپے کل میزان زیور و مہر ۲۸۵/- روپے ۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو ۔ تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی الامۃ ۔ رسول بی بی موصیہ بقلم خود ۔ گواہ شد محمد شریف خاوند موصیہ ۔ گواہ شد غلام محمد خسر موصیہ ۔

نمبر ۸۳۰۷ منکہ سکینہ بیگم عباسی زوجہ قاضی افتخار احمد صاحب قوم عباسی قریشی عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن قادیان دارالبرکات شرقی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ دو جوڑے کانٹے طلائی وزن سوا تولہ دو عدد انگوٹھی طلائی وزن سات ماشہ ۔ ایک جوڑہ زیور نقرئی سات ۴ تولہ حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- روپے اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اگر اس کے علاوہ میری وفات پر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی الامۃ ۔ سکینہ بیگم موصیہ بقلم خود ۔ گواہ شد :۔ افتخار احمد خاوند موصیہ ۔ گواہ شد محمد شفیع عباسی قریشی والد موصیہ ۔

نمبر ۸۲۹۹ منکہ مرزا خلیل احمد ولد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ ۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ۔ حضرت والد صاحب کی طرف سے بیس روپے ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں ۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبد مرزا خلیل احمد ۔ گواہ شد :۔ رشید احمد ملک ۔ گواہ شد مرزا منیر احمد ۔

نمبر ۸۳۶۶ منکہ نور الدین ولد بہادر علی قوم ہڈال پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالفضل بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ۔ اس وقت میری تنخواہ ۳۱/- روپے ہے ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں ۔ یعنی تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا ۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا ۔ اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ العبد نور الدین دارالفضل گواہ شد :۔ نواب دین موذن دارالفضل ۔ گواہ شد علی محمد اصحابی وموصی انسپکٹر وصایا ۔

نمبر ۸۳۶۴ منکہ نواب دین ولد چوہدری پیر محمد صاحب قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی جھنگلاں ڈاکخانہ قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹ ۳/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔ اراضی زرعی دس گھماؤں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں ۔ قبل ازیں اس کو تحریک جدید کے ماتحت وقف کرچکا ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ العبد :۔ نواب دین موصی نشان انگوٹھا گواہ شد :۔ غلام رسول پریذیڈنٹ ۔ گواہ شد :۔ علی محمد اصحابی وموصی انسپکٹر وصایا ۔

نمبر ۸۳۲۶ منکہ عالم بی بی زوجہ جلال الدین قوم احمدی عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۳/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔ سو روپیہ مہر زیور کوئی نہیں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی ۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی الامۃ عالم بی بی موصیہ نشان انگوٹھا ۔ گواہ شد جلال الدین نشان انگوٹھا ۔ گواہ شد :۔ بقلم رفیع الدین جماعت ہشتم گواہ شد :۔ علی محمد انسپکٹر وصایا

نمبر ۸۳۱۷ ۔ منکہ عائشہ بیگم زوجہ جنید ے خان قوم گھمار عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی دارالعلوم قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱ ۳/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد سو روپیہ مہر ۔ اور دو عدد چوڑیاں نقرہ ۵ تولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دیتی رہوں گی ۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ الامۃ :۔ عائشہ بیگم موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد ۔ رحمت علی ۔ گواہ شد علی محمد اصحابی وموصی انسپکٹر وصایا

نمبر ۸۳۳۵ منکہ چوہدری عزیز اللہ ولد چوہدری خان محمد صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ وکالت عمر ۴۱ سال پیدائشی احمدی ساکن لوپوکی والہ ڈاکخانہ خاص تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱ ۳/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے ۔ ایک کنال جائے سفید واقع دارالعلوم غربی قادیان قیمت خرید ۲۸۰/- (۲) ایک کنال ۱۲ مرلے جائے سفید واقعہ وزیر آباد قیمت خرید ۱۶۰۰/- روپے (۳) اراضی زرعی واقعہ مواضعات وزیر آباد ۔ لوپوکی والہ ۔ رام گڑھ رانیوالہ ۔ کوٹ نواں ۔ عادل گڑھ ۔ جو دیگر حصہ داران کے ساتھ مشترک ہے ۔ جس کی قیمت فی الحال تشخیص نہیں کی جاسکتی ۔ لیکن میرا گزارہ اس جائیداد پر نہیں ۔ بلکہ وکالت کی آمد پر بھی ہے ۔ جو غیر مستقل ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا ۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔ العبد عزیز اللہ بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ وزیر آباد گواہ شد خان محمد والد موصی ۔ گواہ شد عبد الباسط ولد عبد المغنی

۸۳۱۴ منکہ شاہ زمانی بیگم عرف سکینہ بیگم زوجہ صوفی محمد یعقوب خاں صاحب موصی اصحابی قوم افغان عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن کرشی افغاناں حال قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲ ۳/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری جائیداد میرا حق مہر جو کہ ۵۰۰/- روپے ہے بذمہ خاوند ہے اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی الامۃ شاہ زمانی بیگم بقلم خود گواہ شد محمد یعقوب خاں خاوند موصیہ ۔ گواہ شد نصر اللہ خاں پسر موصیہ ۔

مولوی محمد علی صاحب کے لئے بائیس ہزار روپیہ انعام

مولوی محمد علی صاحب کی گزشتہ سالہا سال کی تحریروں سے ثابت ہے کہ وہ حضرت مرزا صاحب کو ربانی مجدد کے علاوہ مسیح موعود اور مہدی آخر زمان اور نبی رسول مانتے رہے ہیں۔ اور آپ کے منکروں کو کافر اور اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ مگر جب سے وہ سلسلہ عالیہ سے کٹ کر غیر احمدیوں سے جا ملے ہیں اس وقت سے ان کی خوشنودی و مالی امداد حاصل کرنے کے لئے جان بوجھ کر ان کو یہ دھوکہ دیتے ہیں کہ "حضرت مرزا صاحب صرف مجدد تھے۔ اور ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ وہ ہرگز نبی نہ تھے نہ انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ صرف قادیانی فریق کا افتراء ہے۔"

تو ہم کہتے ہیں کہ اگر آپکے یہی عقائد ابتداء میں تھے اور اب بھی یہی ہیں۔ اور انہیں کو آپ صحیح سمجھتے ہو تو کیوں آپ ایک پبلک جلسہ میں اس کا حلفاً اظہار نہیں کرتے۔ جس کے لئے ہم آپ کو تین سال سے بائیس ہزار روپیہ انعام کے ساتھ چیلنج دے رہے ہیں۔ اور پھر بار بار یاد بھی دلاتے رہتے ہیں حق کیا ہے؟ وہ آپ اپنے دل میں خوب سمجھتے ہو۔ اسی لئے تو حلف اٹھانے کی جرأت نہیں کرتے۔ مگر یہ دورنگی کھیل کب تک کھیلتے رہو گے۔ دیکھیو خدا کے پاس جانے کے دن قریب آ رہے ہیں۔ کچھ تو اس کا خوف کرو۔

مولوی محمد علی صاحب کے ہمخیالوں کے لئے دو ہزار روپیہ انعام

جو اصحاب مولوی محمد علی صاحب کے ہمخیال ہیں ان کو بھی دو ہزار روپیہ کے انعام کے ساتھ چیلنج دیا جاتا ہے کہ وہ مولوی صاحب کو حلف کے لئے تیار کریں اور ہم سے دو ہزار روپیہ انعام لیں۔

ہماری طرف سے جملہ ایک لاکھ روپیہ کے مختلف انعامات کا ایک رسالہ مع شرائط حلف اردو و انگریزی زبان میں شائع کیا گیا ہے۔ جو دو آنے کے ٹکٹ آنے پر فوراً روانہ کر دیا جاتا ہے۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

نارتھ ویسٹرن ریلوے سروس کمیشن لاہور

سٹورز ڈیپارٹمنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے میں مندرجہ ذیل عارضی آسامیوں کو پُر کرنے کے لئے ۷ر اپریل ۱۹۴۵ء تک مجوزہ فارم پر (جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بڑے اسٹیشنوں سے ایک روپیہ قیمت ادا کرنے پر دستیاب ہو سکتا ہے) ہر ایک آسامی کے لئے علیحدہ علیحدہ درخواستیں مطلوب ہیں

آسامی کی نوعیت	آسامیوں کی تفصیل اور تعداد
(ا) آفس کلرک	۲۰ + ۱۵ فہرست انتظاریہ کے لئے۔ ان میں سے ۸ آسامیاں مسلمانوں کیلئے ایک ۴ آسامی اینگلو انڈین اور ڈومی سائیلڈ یورپین امیدواروں کے لئے اور پانچ ۴ آسامیاں سکھوں، پارسیوں اور ہندوستانی عیسائیوں کے لئے مخصوص ہیں
(ب) ڈپو کلرک	۴۰ + ۳۰ فہرست انتظاریہ کے لئے۔ ان میں سے ۳ا مسلمانوں کے لئے اور پانچ ۲ آسامیاں سکھوں، پارسیوں اور ہندوستانیوں کے لئے مخصوص ہیں۔
(ج) ٹائپسٹ	۵ + ۳ فہرست انتظاریہ کے لئے۔ ان میں سے پانچ آسامیاں مسلمانوں کے لئے اور ایک آسامی سکھوں، پارسیوں اور ہندوستانی عیسائیوں کیلئے مخصوص ہے۔

تنخواہ :- ا۔ ب اور ج کے لئے تا اختتام جنگ ۴۰/- روپے ماہوار (۴۰-۲/۱-۲-۵۰-۳-۶۰ کے گریڈ میں) ہوگی۔ اس کے علاوہ مہنگائی الاؤنس اور قواعد کے مطابق دیگر الاؤنس بھی دیئے جائیں گے۔ مزید برآں ریلوے گرین شاپس سے سستے نرخوں پر اجناس خریدنے کی رعایت بھی حاصل ہوگی

قابلیت :- میٹرکولیشن (اگر نتیجہ کا اعلان ڈویژن وار ہوا ہو۔ تو امیدوار کے لئے ضروری ہے کہ اس نے سیکنڈ ڈویژن میں کسی منظور شدہ یونیورسٹی سے یہ امتحان پاس کیا ہو) جونیئر کیمبرج یا اس کے مساوی کوئی امتحان

ٹائپسٹ کی آسامی کے امیدواروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ کم سے کم از کم تیس ۳۰ الفاظ فی منٹ کی رفتار سے ٹائپ کر سکتے ہوں۔

عمر :- عام امیدواروں کی عمر ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان اور گریجویٹ امیدواروں کی عمر ۳۰ سال تک ہونی چاہیئے۔ اچھوت اقوام کے امیدواروں کی عمر اگر متذکرہ بالا عمر سے تین سال زائد ہوگی تب بھی انہیں شامل کر لیا جائے گا۔ اور سابق فوجی ملازمین کی عمر اگر ۴۰ سال تک ہوگی۔ تب بھی وہ شامل ہو سکتے ہیں۔

۱۸ سال سے کم اور پچیس سال سے زائد عمر کے امیدواروں اور ایسے امیدواروں کی درخواستوں پر بھی کمیشن غور کر سکتا ہے۔ جنہوں نے تھرڈ ڈویژن میں میٹرکولیشن کا امتحان پاس کیا ہوگا۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ادنیٰ درجہ کے ملازمین بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ جنرل مینیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے کی عائد کردہ شرائط کو پورا کریں۔ اور اپنے ڈیپارٹمنٹ کے افسر اعلیٰ کی وساطت سے درخواست روانہ کریں۔ مکمل کوائف معلوم کرنے کے لئے اپنے پتہ کا ٹکٹ زدہ لفافہ کمیشن کے سیکرٹری کے نام ارسال کریں +

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۸ مارچ - جاپانی نیوز ایجنسی کا بیان ہے - کہ امریکن ہوائی جہازوں نے جنگی جہازوں سے اڑ کر پھر جاپان خاص پر بم باری کی - اور شکوکو کے جنوبی علاقہ میں جاپانی ٹھکانوں پر بم برسائے - مگر اتحادی ذرائع سے یہ خبر ابھی پختہ نہیں ہو سکی - ایڈمرل نمٹس کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ بحر الکاہل کے امریکن بیڑے کے ہوائی جہازوں نے کوریلیز کے مجمع الجزائر میں ٹسوآ کے جزیرہ پر بم باری کی - کئی جگہ آگ بھڑک اٹھی - امریکن جہازوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا

آیوجیما کے شمالی حصہ میں جاپانیوں نے مقابلہ کی کچھ کوشش کی - مگر امریکن توپوں نے ان کے قدم اکھاڑ دیئے - اس کوشش میں ڈیرہ سو جاپانی مارے گئے - فلپائن میں منڈاناؤ سے ۱۲ میل مشرق کی طرف امریکن فوج بسیلاتن کے جزیرہ میں اتر گئی ہے - سرکاری طور پر اندازہ کیا گیا ہے - کہ لوزان کی لڑائیوں میں اب تک ۱۴۵،۰۰۰ جاپانی مارے جا چکے ہیں - فلپائن میں پانچ ماہ کی لڑائیوں میں دو لاکھ ۸۲ ہزار جاپانی ہلاک یا مجروح ہو چکے ہیں - اس کے مقابل امریکن صرف ۳۸۱۳ ہلاک - ۱۴۵۷۷ مجروح اور ۱۹۶ مفقود الخبر ہیں -

کلکتہ ۱۸ مارچ ۱۴ ویں فوج نے وسطی برما میں سنگائین کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے - یہ شہر مانڈلے سے ۱۱ میل جنوب مغرب میں دریائے ایراودی کے مغربی کنارے پر ہے - میمو کے مورچہ سے بڑھ کر کچھ دستے دریا کے پار فورٹ آوا میں داخل ہو گئے ہیں - مانڈلے کی لڑائی کی حالت بدستور ہے -

لنڈن ۱۸ مارچ مغربی محاذ کی لڑائی کے بارہ میں تازہ خبر یہ ہے کہ تیسری فوج سار کے شمالی علاقہ میں تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے - اور دریا کے کنارے سے ۳۵ میل آگے جا چکی ہے - بعض اور دستے کابلنز کے شہر میں داخل ہو گئے - اور اب وہ شہر کے نو حصوں پر قبضہ کر چکے ہیں - صرف دسواں حصہ جرمنوں کے قبضہ میں ہے - ریمگن کا اتحادی مورچہ اب ۱۴ میل لمبا اور ۴½ میل چوڑا ہے - کولون سے فرینکفرٹ جانیوالی بڑی سڑک کے ۱½ میل ٹکڑے پر امریکن فوج کا قبضہ ہو چکا ہے - حال میں بوڈاپسٹ کے جنوب مغرب میں جرمنوں نے جوابی حملہ کیا تھا - جس میں انہیں بری طرح ناکامی ہوئی - دو ہفتوں میں بیس ہزار جرمن سپاہی مارے گئے - اور ان کے چھ سو ٹینک برباد ہوئے -

لنڈن ۱۸ مارچ معلوم ہوا ہے کہ جاپانی گورنمنٹ نے اپیل کی ہے - کہ ٹوکیو یوکوہاما اوساکا ناگویا اور کوبے سے تمام غیر ضروری لوگ نکل جائیں -

لنڈن - ۱۸ مارچ پچھلے دنوں جرمنوں کی طرف سے اتحادیوں کو صلح کی پیشکش کے بارہ میں جو خبریں شائع ہوئی تھیں - برطانیہ کے سرکاری حلقوں نے اس سے بے خبری کا اظہار کیا ہے - برلین ریڈیو نے اعلان کیا ہے - کہ یہ خبر سر تا پا غلط ہے - اور جرمن قوم کبھی ہتھیار نہ ڈالیگی -

ٹوکیو ۱۸ مارچ جاپان کی سرکاری نیوز ایجنسی کا بیان ہے - کہ جاپان کے وزیر اعظم کو ڈکٹیٹری اختیارات سونپ دیئے گئے ہیں - فوجی - بحری اور ہوائی اعلیٰ افسران کے اختیارات بھی اسے حاصل ہونگے -

پیرس - ۱۸ مارچ فرانس کی عدالت عالیہ نے ٹیونس کے سابق فرانسیسی ریذیڈنٹ جنرل امیر البحر استبو کو حبس دوام کی سزا دی ہے - سابق فرانسیسی سفیر مقیم برلین کو بھی جرمنوں کے لئے جاسوسی کرنے کے جرم میں سزائے موت دی گئی ہے -

واشنگٹن ۱۸ مارچ امریکن گورنمنٹ نے روس و برطانیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ برطانیہ کی پولٹیکل صورت حالات پر غور کرنے کے لئے کریمیا کانفرنس میں طے شدہ اصل کے مطابق جلد سے جلد ایک کانفرنس کا انعقاد کیا جائے - امریکن گورنمنٹ کا خیال ہے - کہ روس کے زیر سرپرستی جو حکومت رومانیہ میں قائم ہوئی ہے - وہ مینارٹی گورنمنٹ ہے -

لاہور ۱۸ مارچ انارکلی کے سات مشہور بزازوں کو اس الزام میں گرفتار کیا گیا ہے - کہ انہوں نے اپنی دوکانوں پر غیر ملکی کپڑے کے نرخوں کی منسوخ شدہ لسٹیں لگا رکھی تھیں -

نیویارک ۱۸ مارچ معلوم ہوا ہے کہ جرمنوں کے پاس اب تک پچاس بڑی آبدوزیں ہیں جن کا وزن سولہ سولہ سو ٹن ہے - اور دو سو چھوٹی آبدوزیں ہیں - کینیڈا کی گورنمنٹ نے اطلاع دی ہے - کہ کینیڈا کے ساحل کے قریب بعض جرمن آبدوزیں دیکھی گئی ہیں -

لنڈن ۱۸ مارچ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے - کہ انگلستان پر دشمن کی فضائی سرگرمیوں کے دوران میں لنڈن پر جرمنی کے وی ۲ بموں کا حملہ ہوا - یہ بم کہاں گرے - اور ان سے کتنا نقصان ہوا اس بات کا اظہار مناسب نہیں سمجھا گیا -

کلکتہ ۱۸ مارچ شمالی مشرقی برما میں پچاسویں چینی ڈویژن کے دستے دریائے نامتو کے کنارے کے ایک شہر پر قبضہ کر چکے ہیں - جو لاشیو سے ۴۵ میل اور سیدھی مانڈلے جانے والی سڑک پر واقع ہے - یہاں رسد اور کمک کے لئے بہت سے موزوں رستے آ کر ملتے ہیں -

کچھ اتحادی دستوں نے مانڈلے سے جنوب کی طرف ایک ریلوے لائن اور سڑک پر قبضہ کر لیا ہے - بہت سے اتحادی بمباروں نے رنگون کے علاقہ میں دشمن کے فوجی ٹھکانوں کی خبر لی - رنگون مانڈلے ریلوے لائن کو بھی نشانہ بنایا گیا - اور اس کے چار پل اڑا دیئے - نیز بہت سے انجنوں - ڈبوں اور پیٹڑیوں کو نقصان پہنچایا - مانڈلے کے علاقہ میں بھی ہمارے ہوائی جہازوں نے سرگرمی دکھائی -

ٹوکیو ۱۸ مارچ - جاپانیوں نے اعلان کیا ہے کہ جزائر شکوکو اور کیوشو پر جو خاص جاپان کے جنوبی جزائر ہیں - اتحادی ہوائی جہازوں کا حملہ بڑے زور کا ہوا - بلکہ یہ بھی کہا ہے - کہ امریکن جنگی جہازوں کا دستہ کیوشو کے جنوبی سمندر میں آ پہنچا ہے -

لنڈن - ۱۸ مارچ تیسری امریکن فوج کے چار بکتر بند دستوں میں سے دو بڑھتے بڑھتے دریائے ناہے تک جا پہنچے ہیں - اور اس علاقہ کے جرمنوں کو کئی گروہوں میں تقسیم کر دیا ہے - بڑے بڑے جرمن دستے گھیر لئے گئے ہیں - اور یہ نہیں کہا جا سکتا - کہ وہ نکل کر جا سکینگے یا نہیں - ساتویں امریکن فوج کے دستے پچاس میل لمبے مورچہ پر سات میل آگے بڑھ گئے ہیں -

روسی فوجیں سٹیٹن کا بچاؤ کرنے والی جرمن قلعہ بندیوں میں داخل ہو گئی ہیں - جرمنوں نے اعلان کیا ہے - کہ اوڈر کے مشرقی کنارے پر جرمن قلعہ بندیوں کو توڑنے کے لئے مارشل ژوکاف ریزرو دستے میدان میں لے آیا ہے -

پیرس ۱۸ مارچ فرانسیسی ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے - کہ فرانسیسی فوجیں ہند چینی کے بعض اہم رقبوں پر قابض ہو چکی ہیں - اور فرانسیسی حکام کی سکیم کے مطابق لڑائی ہو رہی ہے -

گورکھپور ۱۸ مارچ لالہ کرم چند تھاپر منیجنگ ایجنٹ پنجاب شوگر ملز کو مقررہ قیمت سے زیادہ قیمت پر راب فروخت کرنے کے الزام میں ڈیڑھ لاکھ روپیہ جرمانہ یا آٹھ ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ہے -

ماسکو ۱۸ مارچ روسیوں نے سائلیشیا پولینڈ اور چیکوسلواکیہ کی سرحدوں کے جائے اتصال کے نزدیک ایک نیا حملہ شروع کر کے مشرقی پرشیا میں جرمنوں کی نئی فوجی لائنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے -

لاہور ۱۸ مارچ کارپوریشن نے نالیوں اور پانی کی سکیم کے لئے حکومت پنجاب سے آٹھ لاکھ روپیہ قرض مانگا ہے معلوم ہوا ہے - کہ ۴۵-۱۹۴۴ء میں لاہور کارپوریشن کی کل آمد ۵۸ لاکھ اور کل خرچ ۵۳ لاکھ ہوا ہے -

لنڈن ۱۸ مارچ - کہا جاتا ہے - کہ نازی پارٹی نے جرمنی کے کارخانہ داروں کو مطلع کیا ہے - کہ موجودہ جنگ ہاری جا چکی ہے - اور اس لئے انہیں ایک اور لڑائی کے لئے تیار ہونا چاہیئے - عارضی شکست کے دوران میں نازی لیڈر پہاڑیوں میں چھپ کر رہینگے -